

از عدالتِ عظمیٰ

آر ایم تیواری، ایڈوکیٹ وغیرہ وغیرہ۔

بنام

سٹیٹ (NCT) دہلی) و دیگر اں وغیرہ وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 20 فروری، 1996

[جے ایس وراما اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987:

دفعات 9، 14- استغاثہ سے دستبرداری- سرکار مستغیث کی جانب سے درخواستیں دائر- غور کرنے والے عوامل- وضاحت شدہ۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973

دفعہ 321- استغاثہ سے دستبرداری- سرکاری وکیل کا فرض اور عدالتیں جن عوامل پر غور کریں- وضاحت کی۔

کرتار سنگھ کے معاملے * میں اس عدالت نے محسوس کیا کہ دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1987 کی توضیحات کا کچھ غلط استعمال ہوا ہے اور محسوس کیا کہ مرکزی اور ریاستی سطح پر ایک اسکریننگ کمیٹی / جائزہ کمیٹی ہونی چاہیے، تاکہ ایکٹ کے تحت تمام قانونی چارہ جوئی کا جائزہ لیا جاسکے۔ اس کے مطابق، دیگر ریاستوں کی طرح، حکومت دہلی نے بھی ایک اعلیٰ طاقت والی جانچ کمیٹی / جائزہ کمیٹی تشکیل دی جس نے ایکٹ کے تحت درج مقدمات کا جائزہ لیا اور نامزد عدالت میں زیر التوا مخصوص فوجداری مقدمات میں ایکٹ کے تحت الزامات کو ہٹانے کی سفارش

کی۔ ریاستی حکومت نے استغاثہ کے ڈائریکٹر کو اپنی منظوری سے آگاہ کر دیا۔ اس کے مطابق، سرکاری وکیل نے تمام مخصوص مقدمات میں ایکٹ کے تحت الزامات کو واپس لینے کے لیے نامزد عدالت کے سامنے درخواستیں دائر کیں۔ نامزد عدالت نے درخواستیں خارج کر دیں۔ نالاں ہو کر حکومت دہلی نے موجودہ اپیلیں دائر کیں۔ نامزد عدالت کو ریویو کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ تمام مقدمات کو واپس لینے کی اجازت دینے کی ہدایت کے لیے مفاد عامہ میں ایک رٹ پٹیشن بھی دائر کی گئی تھی۔

معاملات کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت۔

قرار دیا گیا کہ: 1.1. نامزد عدالت کا یہ خیال درست تھا کہ سرکاری وکیل کی طرف سے اس مقصد کے لیے کی گئی درخواست پر عدالت کے ذریعے استغاثہ سے دستبرداری کی اجازت میکا کی طور پر نہیں دی جانی چاہیے۔ سرکاری وکیل نے دفعات 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تقاضوں کی پوری طرح سے تعریف نہیں کی۔ اور صرف جائزہ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر استغاثہ سے دستبرداری کی درخواستیں کیں۔

1.2. سرکاری وکیل کو دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت اپنے قانونی کام کو انجام دینے میں میکا کی طور پر کام نہیں کرنا پڑتا ہے۔ جائزہ کمیٹی کی طرف سے کی جانے والی سفارش پر۔ اسے ہر معاملے میں خود کو مطمئن کرنا ہوگا کہ مقدمہ اس عدالت کے فیصلوں میں بتائے گئے طے شدہ اصولوں کے مطابق استغاثہ سے دستبرداری کے لیے موزوں ہے اور پھر نامزد عدالت کو اس بنیاد کے وجود سے مطمئن کرنا ہے جو دفعہ 321، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت استغاثہ سے دستبرداری کی اجازت دیتا ہے۔

کرتار سنگھ وغیرہ بنام ریاست پنجاب وغیرہ، [1994] 3 ایس سی سی 596؛ ریاست اڑیسہ بنام چندرکا مہاپاترا ودیگراں، [1976] 4 ایس سی سی 250 اور شیونندن پاسوان بنام ریاست بہار ودیگراں، [1983] 2 ایس سی آر 61، پر انحصار کیا۔

2.1. کرتار سنگھ میں، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ہائی پاور کمیٹی کے ذریعے مقدمات کا جائزہ لیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ TADA ایکٹ کی سخت توضیحات کا کوئی غلط استعمال نہ ہو اور کوئی بھی

معاملہ جس میں TADA ایکٹ کا سہارا لینا غیر ضروری پایا گیا ہو، ضروری اصلاحی اقدامات کیے جائیں۔ جائزہ کمیٹی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے کام انجام دے۔ اگر موجود مواد کی بنیاد پر جائزہ کمیٹی کی سفارش یہ ہے کہ TADA ایکٹ کی توضیحات کا سہارا لینا کسی بھی وجہ سے غیر ضروری ہے جو ان جرائم کے لیے قانونی کارروائی سے دستبرداری کی اجازت دیتا ہے، تو دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ایک مناسب درخواست کی جائے گی۔ اس بنیاد پر ہائی پاور کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر سرکاری وکیل کی تشکیل کردہ رائے کو مناسب اہمیت دیتے ہوئے نامزد عدالت کے ذریعے غور اور فیصلہ کیا جانا چاہیے۔

کرتار سنگھ وغیرہ بنام ریاست پنجاب وغیرہ، [1994] 3 ایس سی سی 569، نے وضاحت کی۔

2.2. ریویو کمیٹی کے ذریعے کسی مقدمے کے جائزے کے مطابق TADA ایکٹ کے تحت جرائم کے الزامات کو واپس لینے کے لیے کی گئی درخواست پر نامزد عدالتوں کو غور کرنا ہوگا اور اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ہوگا کہ TADA ایکٹ کی سخت توضیحات ابتدائی درخواست خود حکومت کی منظوری سے مشروط ہے اور اس لیے ہر معاملے کی جانچ پڑتال کے بعد ہائی پاور کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر تشکیل دی گئی حکومت کی نظر ثانی شدہ رائے کو عدالت کے ذریعے بدینتی یا من مانی جیسی اہم وجوہات کے علاوہ ہلکے سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ TADA ایکٹ کے تحت الزام کی حمایت کرنے کے لیے مواد کی قیمت اور جو ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں، ممکنہ طور پر استغاثہ کے ادارے کو معلوم ہوں گے اور اس لیے الزام کی تشکیل کی حمایت کرنے کے لیے محض پہلی نظر میں مواد کے وجود کو بذات خود استغاثہ سے دستبرداری کی رضامندی سے انکار کرنے کے لیے کافی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔

3. دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کی گئی درخواستیں۔ مذکورہ بالا بنیاد پر فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں، سرکاری وکیل کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ ریویو کمیٹی کی سفارشات یا حکومت کی نظر ثانی شدہ رائے کے مطابق نئی درخواستیں دے اور مذکورہ بالا مشاہدات کی روشنی میں نامزد عدالتیں اس پر غور کریں گی اور فیصلہ کریں گی۔

اصل فوجداری دائرہ اختیار / اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (فوجداری) نمبر 19،
سال 1995۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

اور

فوجداری اپیل نمبر 250، سال 1996 وغیرہ۔

12.12.94 کے نامزد عدالت - (TADA) II دہلی کے فیصلے اور حکم سے، متفرق
درخواست نمبر 94/ندارد میں۔

پیش ہونے والے فریقوں کی طرف سے کے ٹی ایس تلسی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، رام
جیٹھملانی، رام تیواری، رویندر کمار، آرائیس سودھی، (اندیور گڈول) (این پی) بی کے پرساد، اشوک
بھان، گریش چندر ایس این ترڈول اور ٹی سی شرما۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ایس ورما، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کی درخواستوں میں دی گئی اجازت۔

کرتار سنگھ وغیرہ بنام ریاست پنجاب وغیرہ، [1994] 3 ایس سی سی 569 میں، آئینی بنچ نے
دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر "TADA
ایکٹ") کی توضیحات کی آئینی جواز کو برقرار رکھتے ہوئے، اس میں دفعہ 22 کے علاوہ، عام تاثر کو
محسوس کیا کہ متعلقہ حکام کی طرف سے سخت توضیحات کا کچھ غلط استعمال کیا گیا تھا۔ سخت توضیحات
کسی بھی ممکنہ غلط استعمال کو روکنے کے لیے آئینی بنچ نے ذیل میں دیے گئے اپنے مشاہدات میں ان
مقدمات کا سخت جائزہ لینے کا مشورہ دیا:

"TADA ایکٹ کی اعلیٰ سطح کی جانچ پڑتال اور اطلاق کو یقینی بنانے کے
لیے، مرکزی حکومت کی طرف سے تشکیل کردہ ایک اسکریننگ کمیٹی یا ایک

جائزہ کمیٹی ہونی چاہیے جس میں ہوم سکرپٹری، لاء سکرپٹری اور مختلف محکموں کے متعلقہ سکرپٹری شامل ہوں جو مرکزی حکومت کی طرف سے قائم کردہ تمام TADA مقدمات کا جائزہ لیں اور ساتھ ہی سہ ماہی انتظامی جائزہ لیں، متعلقہ ریاستوں میں TADA کی توضیحات کے اطلاق میں ریاست کی کارروائی اور اس سے متعلق پیدا ہونے والے اتفاقی سوالات کا جائزہ لیں۔ اسی طرح، متعلقہ ریاستوں کی طرف سے تشکیل کردہ ریاستی سطح پر ایک اسکریننگ یا ریویو کمیٹی ہونی چاہیے جس میں چیف سکرپٹری، ہوم سکرپٹری، لاء سکرپٹری، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (امن و امان) اور دیگر اہلکار شامل ہوں جو متعلقہ حکومت مناسب سمجھے، تاکہ ایکٹ کے تحت نافذ کرنے والے حکام کی کارروائی کا جائزہ لیا جاسکے اور ایکٹ کی توضیحات کے تحت درج مقدمات کی اسکریننگ کی جاسکے اور ہر معاملے میں مزید کارروائی کا فیصلہ کیا جاسکے۔

(صفحہ 683 پر)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرتار سنگھ (اوپر) میں اس عدالت کے مذکورہ بالا مشاہدات کی تعمیل میں حکومت نے دہلی سمیت کئی ریاستوں میں ایک جانچ کمیٹی یا ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دی تھی۔ دہلی کے چیف سکرپٹری کی صدارت میں ایک ہائی پاور کمیٹی نے TADA ایکٹ کے تحت کیے گئے مقدمات کا جائزہ لیا اور حکومت دہلی نے نامزد عدالت میں زیر التوا مخصوص فوجداری مقدمات میں TADA ایکٹ کے تحت الزامات کو ہٹانے کے لیے استغاثہ کے ڈائریکٹر، دہلی کو اپنی منظوری سے آگاہ کیا۔ خصوصی ایڈیشنل سرکاری وکیل نے نامزد عدالت میں زیر التواء ان تمام مقدمات میں TADA ایکٹ کے تحت الزامات واپس لینے کے لیے نامزد عدالت میں درخواستیں دائر کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل سرکاری وکیل کی طرف سے TADA ایکٹ کے تحت الزامات کو واپس لینے کی واحد وجہ ہائی پاور کمیٹی کی سفارش تھی جو کرتار سنگھ میں اس عدالت کے مشاہدات کے مطابق مقدمات کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دی گئی تھی۔ نامزد عدالت نے ان درخواستوں کو یہ خیال رکھتے

ہوئے خارج کر دیا ہے کہ انتظامی فیصلے عدالتی نظام کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ بظاہر، لیا گیا نظریہ یہ ہے کہ جائزہ کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر لیا گیا محض انتظامی فیصلہ عدالت میں زیر التواء فوجداری مقدمے کو واپس لینے کی اجازت دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔

خصوصی اجازت کی طرف سے ایپلوں میں نامزد عدالت کے احکامات کو چیلنج کیا جاتا ہے اور ایک وکیل کی طرف سے رٹ پٹیشن، مفاد عامہ میں، نامزد عدالت کو ہدایت کے لیے ہوتی ہے کہ وہ ریویو کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ تمام قانونی چارہ جوئی کو واپس لینے کی اجازت دے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 (مجموعہ ضابطہ فوجداری) کی دفعہ 321 کے دائرہ کار، جو استغاثہ سے دستبرداری سے متعلق ہے، کا تعین اس عدالت کے فیصلوں سے ہو چکا ہے۔ اسٹیٹ آف اٹریسہ بنام چندریکا مہاپاترا اور دیگر، [1976] 4 SCC 250 میں اس کا دائرہ کار درج ذیل الفاظ میں بیان کیا:

"اب یہ قانون کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 494 کے تحت استغاثہ کو واپس لینے کی رضامندی کب دی جانی چاہیے، اس عدالت کے کئی فیصلوں کے نتیجے میں اچھی طرح سے طے ہو گیا ہے۔ پہلا مقدمہ جس میں یہ سوال زیر غور آیا وہ ریاست بہار بنام رام نریش پانڈے، [1957] ایس سی آر 279 تھا۔..... اس معاملے میں اس عدالت کی طرف سے یہ نشاندہی کی گئی تھی کہ استغاثہ سے دستبرداری کی رضامندی دینے میں عدالت بلاشبہ عدالتی صوابدید کا استعمال کرتی ہے، لیکن اس کی پیروی نہیں کی جاتی ہے کہ صوابدید کا استعمال صرف عدالتی طریقہ کار کے ذریعے جمع کردہ مواد کے حوالے سے کیا جانا چاہیے۔....."

(صفحہ 252 پر)

"لہذا، یہ دیکھا جائے گا کہ سرکاری وکیل کے لیے محض یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ استغاثہ کے ساتھ آگے بڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اسے کچھ ایسی بنیاد تیار کرنی ہوگی جس سے یہ ظاہر ہو کہ استغاثہ کو واپس لینے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ

استغاثہ الزام کو برقرار رکھنے کے لیے کافی ثبوت پیش کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے یا یہ کہ استغاثہ معقول طور پر ثابت نہیں ہوتا ہے یا ایسے دیگر حالات ہیں جو واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ استغاثہ کے ساتھ آگے چل کر انصاف کے انتظام کا مقصد آگے نہیں بڑھایا جائے گا یا آگے نہیں بڑھایا جائے گا۔ حتمی رہنما غور ہمیشہ انصاف کے انتظامیہ کا مفاد ہونا چاہیے اور یہی وہ ٹچ اسٹون ہے جس پر اس سوال کا تعین کیا جانا چاہیے کہ آیا استغاثہ کو واپس لینے کی اجازت دی جانی چاہیے۔"

(صفحہ 253 پر)

شیونندن پاسوان بنام ریاست بہار ودیگراں، [1983] 2 ایس سی آر 61 میں، اس کا اعادہ اس طرح کیا گیا:

"دفعہ 321 میں موجود اختیارات کے مناسب استعمال پر حکمرانی کرنے والی قانونی حیثیت کے مذکورہ بالا بیان سے تین یا چار چیزیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ سرکاری وکیل کا ایک انتظامی کام ہے جس کے لیے قانونی صوابدید اس میں مضمر ہے، صوابدید نہ تو مطلق ہے اور نہ ہی ناقابل جائزہ بلکہ یہ عدالت کے نگران کام سے مشروط ہے۔ درحقیقت ایک انتظامی فعل ہونے کے ناطے یہ کسی بھی دوسری انتظامی کارروائی کی طرح کچھ محدود بنیادوں پر عدالتی جائزے کے تابع ہوگا، جس اتھارٹی کے ساتھ صوابدید رکھی گئی ہے "اسے اپنے سامنے موجود معاملے سے حقیقی طور پر نمٹنا چاہیے، کسی دوسرے ادارے کے حکم کے تحت کام نہیں کرنا چاہیے جو اسے کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ نہیں کرنا چاہیے، نیک نیتی سے کام کرنا چاہیے، تمام متعلقہ تحفظات کو مد نظر رکھنا چاہیے اور غیر متعلقہ تحفظات سے متاثر نہیں ہونا چاہیے، خطوط یا قانون سازی کی روح سے اجنبی مقاصد کو فروغ دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے جو اسے کام کرنے کا اختیار دیتا ہے اور اسے من مانی یا من گھڑت طریقے سے کام نہیں کرنا چاہیے۔..... ان متعدد اصولوں کو آسانی سے دواہم زمروں میں تقسیم کیا

جاسکتا ہے: صوابدیدی کا استعمال کرنے میں ناکامی، اور صوابدیدی پوزر کی زیادتی یا غلط استعمال۔ تاہم یہ دونوں درجے باہمی طور پر الگ الگ نہیں ہیں۔" (ڈی اسمتھ کا جوڈیشل ریویو آف ایڈمنسٹریٹو ایکشن چوتھا ایڈیشن صفحات 285-86)"

(صفحات پر 81-82)

"چوتھا، آر کے جین کے معاملے (اوپر) میں فیصلہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ جب شواہد کی کمی یا کامیاب استغاثہ کے امکان کی کمی واپسی کی بنیاد ہوتی ہے تو عدالت کے پاس محض یہ اختیار نہیں ہوتا بلکہ اس کا فرض بھی ہوتا ہے کہ وہ ریکارڈ پر موجود مواد کی جانچ کرے جس کے بغیر اس طرح کی بنیاد کی صداقت اور ملکیت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

(صفحہ 83 پر)۔

لہذا، یہ واضح ہے کہ نامزد عدالت کا یہ نظریہ درست تھا کہ سرکاری وکیل کی طرف سے اس مقصد کے لیے کی گئی درخواست پر عدالت کے ذریعے استغاثہ سے دستبرداری کی اجازت میکانیکی طور پر نہیں دی جانی چاہیے۔

یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ سرکاری وکیل کو دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت اپنے قانونی کام کو انجام دینے میں میکانیکی طور پر کام نہیں کرنا پڑتا ہے۔ جائزہ کمیٹی کی طرف سے کی جانے والی ایسی سفارش پر؛ اور یہ کہ سرکاری وکیل کا فرض ہے کہ وہ خود کو مطمئن کرے کہ اس مقصد کے لیے عدالت کی رضامندی طلب کرنے سے پہلے استغاثہ سے دستبرداری کے لیے یہ ایک مناسب مقدمہ ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان معاملات میں، سرکاری وکیل نے دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تقاضوں کی پوری طرح سے تعریف نہیں کی اور صرف جائزہ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر استغاثہ سے دستبرداری کی درخواستیں کیں۔ سرکاری وکیل کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ ہر معاملے میں خود کو مطمئن کرے کہ مقدمہ اس عدالت کے فیصلوں میں بتائے گئے طے شدہ اصولوں کے مطابق استغاثہ

سے دستبرداری کے لیے موزوں ہے اور پھر نامزد عدالت کو اس بنیاد کے وجود سے مطمئن کرے جو دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت استغاثہ سے دستبرداری کی اجازت دیتا ہے۔

اب یہ سرکاری وکیل کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت استغاثہ سے دستبرداری کے لیے درخواست دے۔ طے شدہ اصولوں کے مطابق دستیاب کسی بھی بنیاد پر قانون کے مطابق؛ اور اس طرح کی درخواست کیے جانے پر، نامزد عدالت قانون کے مطابق اس کا فیصلہ کرے گی۔

کرتار سنگھ کے مشاہدات کو اس تناظر میں سمجھنا ہوگا جس میں وہ کیے گئے تھے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ہائی پاور کمیٹی کے ذریعے مقدمات کا جائزہ لیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ TADA ایکٹ کی سخت توضیحات کوئی غلط استعمال نہ ہو اور کوئی بھی معاملہ جس میں TADA ایکٹ کا سہارا لینا غیر ضروری پایا گیا ہو، اس کے تدارک کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ جائزہ کمیٹی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے کام انجام دے۔ اگر موجود مواد کی بنیاد پر جائزہ کمیٹی کی سفارش یہ ہے کہ TADA ایکٹ کی توضیحات کا سہارا لینا کسی بھی وجہ سے غیر ضروری ہے جو ان جرائم کے لیے قانونی کارروائی سے دستبرداری کی اجازت دیتا ہے، تو دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ایک مناسب درخواست کی جائے گی۔ اس بنیاد پر ہائی پاور کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر سرکاری وکیل کی تشکیل کردہ رائے کو مناسب اہمیت دیتے ہوئے نامزد عدالت کے ذریعے غور اور فیصلہ کیا جانا چاہیے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ہوگی کہ TADA ایکٹ کی سخت توضیحات ابتدائی درخواست خود حکومت کی منظوری سے مشروط ہے اور اس لیے ہر معاملے کی جانچ پڑتال کے بعد ہائی پاور کمیٹی کی سفارش کی بنیاد پر تشکیل دی گئی حکومت کی نظر ثانی شدہ رائے کو عدالت کی طرف سے ہلکے سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے سوائے بدیہی یا واضح من مانی جیسی اہم وجوہات کے۔ TADA ایکٹ کے تحت الزام کی حمایت کرنے کے لیے مواد کی قیمت اور جو ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں، ممکنہ طور پر استغاثہ کے ادارے کو معلوم ہوں گے اور اس لیے الزام کی تشکیل کی حمایت کرنے کے لیے محض پہلی نظر میں مواد کے وجود کو بذات خود استغاثہ سے دستبرداری کے لیے رضامندی سے انکار کرنے کے

لیے کافی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ یہ اس طرح ہے کہ ریویو کمیٹی کے ذریعے کسی مقدمے کے جائزے کے مطابق TADA ایکٹ کے تحت جرائم کے الزامات کو واپس لینے کے لیے کی گئی درخواست پر غور کیا جانا چاہیے اور نامزد عدالتوں کے ذریعے فیصلہ کیا جانا چاہیے۔

دفعہ 321 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کی گئی درخواستیں۔ مذکورہ بالا بنیاد پر فیصلہ نہ کیے جانے کے بعد، جائزہ کمیٹی کی سفارشات یا حکومت کی نظر ثانی شدہ رائے کے مطابق ایسے تمام معاملات میں کی گئی تازہ درخواستوں پر غور کیا جانا چاہیے اور نامزد عدالتوں کو اوپر بتائے گئے طریقے سے فیصلہ کرنا ہوگا۔

ان معاملات میں اس عدالت کے ذریعے دیے گئے ایک حکم نامے کے ذریعے، یہ ہدایت دی گئی کہ نامزد عدالت ان تمام ملزموں کی ضمانت کی استدعاؤں پر غور کرے گی جن کے سلسلے میں TADA ایکٹ کی توضیحات کے تحت بنائے گئے الزامات کو واپس لینے کے لیے استدعا کی گئی تھی۔ TADA ایکٹ کی توضیحات کے تحت الزامات سے متعلق الزام کو غور سے خارج کرنے کے بعد، قانون کے مطابق قابلیت پر۔ اس حکم کے مطابق ایسے تمام ملزموں کو دی گئی ضمانت ہر معاملے میں مقدمے کی سماعت کے اختتام تک جاری رہے گی۔

رٹ پٹیشن اور اپیلیں اسی کے مطابق نمٹائی جاتی ہیں۔

درخواست اور اپیلیں نمٹادی گئی۔